مصنوعی ذہانت، اخلاقی فیصلہ سازی اور اسلامی تصورِ ذمہ داری

Artificial Intelligence, Ethical Decision Making and the Islamic Concept of Responsibility

Dr. Waleed Khan
Lecturer, Institute of Arabic & Islamic Studies
Govt College Women University Sialkot, Pakistan
Email: waleedkhan764110.wk@gmail.com
Dr Sheraz Akhtar
International Islamic University Islamabad
Email: sherazwaseemiiui@gmail.com
Sana Maryam
PhD Scholar, Muslim Youth (MY) University Islamabad
Email: sanawaleed799@gmail.com

Abstract
Artificial Intelligence (AI) has moved beyond the domain of technical experimentation and has become an important component of decision-making in education, healthcare, business, governance, communication and religious information services. The increasing reliance on AI systems, however, raises a fundamental ethical question: when an automated system produces a decision that affects human life, dignity, rights or interests, who should bear moral responsibility for that decision? This question becomes particularly significant from the perspective of Islamic ethics, where responsibility is closely connected with human agency, intention, trust, accountability and the consequences of action.
This study examines the relationship between artificial intelligence, ethical decision-making and the Islamic concept of responsibility through a normative and analytical approach. It argues that AI should not be treated as an independent moral subject in the Islamic sense of taklif. Rather, moral responsibility remains attached to human beings and institutions that design, train, deploy, supervise and use AI systems. The Qur'anic concepts of khilafah, amanah, 'adl, verification, human dignity and accountability provide a substantial ethical foundation for evaluating AI applications. The study further examines contemporary issues such as algorithmic bias, privacy, misinformation, deepfakes, excessive automation and the use of AI in religious guidance. It concludes that Islamic ethics does not require rejection of AI; instead, it requires that technological development remain subject to moral limits, human oversight, public benefit and accountability before Allah. The study

proposes an Islamic ethical framework based on amanah, justice, avoidance of harm, verification, preservation of human dignity and responsible human oversight.

Keywords: Artificial Intelligence, Islamic Ethics, Ethical Decision-Making, Amanah, Human Responsibility, Maqasid al-Shariah, Human Dignity, AI Governance

تمہید

مصنوعی ذہانت عصرِ حاضر کی ان ٹیکنالوجیز میں شامل ہے جس نے انسانی زندگی کے کئی معمولات کو تیزی سے تبدیل کیا ہے۔ معلومات کی تلاش، تحریر و ترجمہ، تعلیم، کاروبار، طب، مالی معاملات، انتظامی فیصلوں اور ابلاغ کے مختلف شعبوں میں مصنوعی ذہانت کے استعمال نے کام کو آسان، تیز اور بعض اوقات زیادہ مؤثر بنایا ہے۔ اس کے ساتھ یہ حقیقت بھی سامنے آئی ہے کہ ہر تکنیکی سہولت اپنے اندر اخلاقی سوالات بھی رکھتی ہے۔ اگر کوئی مصنوعی ذہانت کا نظام کسی شخص کے بارے میں غلط فیصلہ دے، کسی فرد کی نجی معلومات ظاہر کر دے، کسی تعلیمی یا ملازمت کے فیصلے میں تعصب پیدا کرے یا دینی مسئلے کے بارے میں اعتماد کے ساتھ غلط جواب فراہم کرے تو اس نقصان کی ذمہ داری کس پر عائد ہوگی؟

یہ سوال اس لیے بھی اہم ہے کہ مصنوعی ذہانت بظاہر خود فیصلہ کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے، لیکن حقیقت میں اس کے پیچھے انسانوں کے تیار کردہ الگورتھمز، تربیتی مواد، ڈیٹا، مقاصد اور استعمال کے طریقے موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے اخلاقی ذمہ داری کو محض مشین کی طرف منتقل کر دینا ایک بنیادی مغالطہ ہے۔ اسلامی تصورِ اخلاق میں انسان کو عقل، ارادہ اور اختیار عطا کیا گیا ہے اور اسی بنیاد پر اسے مکلف قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید انسان کو زمین میں خلافت، امانت اور جواب دہی کے تصور سے جوڑتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً)البقرة: 30(

"میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔"

اسی طرح قرآن امانت اور ذمہ داری کے تعلق کو واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے:

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنسَانُ

"بے شک ہم نے امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈرے، اور انسان نے اسے اٹھالیا۔) "الاحزاب:72(

یہ آیات جدید مصنوعی ذہانت کے بارے میں براہِ راست کوئی حکم نہیں دیتیں، کیونکہ یہ ایک جدید ٹیکنالوجی ہے؛ تاہم ان میں موجود خلافت، امانت، اختیار اور جواب دہی کے اصول ایسے بنیادی اخلاقی تصورات فراہم کرتے ہیں جن کی روشنی میں نئی ٹیکنالوجی کے استعمال کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

مصنوعی ذہانت اور اخلاقی فیصلہ سازی کا نیا مسئلہ

مصنوعی ذہانت کی موجودہ صورتیں انسانی ذہانت کی بعض سرگرمیوں کی نقل کرتی ہیں، مثلاً زبان کو سمجھنا، نمونوں کی شناخت، پیش گوئی کرنا، معلومات کو منظم کرنا اور بعض حالات میں فیصلہ سازی میں معاونت فراہم کرنا۔ لیکن کسی نظام کا پیچیدہ فیصلہ پیدا کرنا اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ انسانی معنوں میں اخلاقی شعور، نیت اور ذمہ داری کا حامل بھی ہے۔

یہ فرق اخلاقی بحث میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ کسی AI نظام نے اگر کسی امیدوار کو ملازمت کے لیے کم موزوں قرار دیا تو وہ نظام تکنیکی طور پر ایک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے، مگر اس نتیجے کے اخلاقی اثرات کی ذمہ داری اس ادارے سے الگ نہیں کی جا سکتی جس نے اسے استعمال کیا۔ اسی طرح اگر ایک AI نظام کسی طالب علم کی کارکردگی کے بارے میں غلط تجزیہ پیش کرے تو محض یہ کہنا کافی نہیں کہ "فیصلہ مشین نے کیا تھا۔" معاصر عالمی سطح پر بھی AI ethics کی بحث کا مرکز یہی مسئلہ ہے۔ UNESCO کی 2021ء کی Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence انسانی وقار، انسانی حقوق، انصاف، شفافیت، رازداری، عدمِ ضرر اور انسانی نگرانی کو AI کے اخلاقی استعمال کے بنیادی اصولوں میں شمار کرتی ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے اس مسئلے کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے، کیونکہ اسلام میں کسی عمل کی اخلاقی حیثیت صرف اس کے نتیجے سے متعین نہیں ہوتی بلکہ نیت، طریقۂ کار، حق و باطل، عدل و ظلم اور اس کے انسانی اثرات بھی اہم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث 1؛ صحیح مسلم، حدیث 1907 (اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔" یہ اصول AI کے بارے میں ایک اہم اخلاقی نکتہ سامنے لاتا ہے: مشین کے عمل میں انسانی نیت براہِ راست موجود نہیں، لیکن AI کو بنانے، مقصد متعین کرنے، تربیت دینے اور استعمال کرنے والے انسان کی نیت اور ذمہ داری موجود ہے۔

اسلامی تصورِ ذمہ داری: اختیار، امانت اور جواب دہی

اسلامی اخلاقیات میں ذمہ داری کا تصور محض قانونی جواب دہی تک محدود نہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے اور اسے اپنے اختیارات، وسائل اور فیصلوں کے بارے میں سوال کا سامنا کرنا ہوگا۔

قرآن مجید فرماتا ہے:

وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ)الصافات:24(

"انہیں ٹھہراؤ، بے شک ان سے پوچھا جائے گا۔"

اس آیت کی روشنی میں انسانی اختیار ایک امانت ہے۔ جدید دور میں علم، ڈیٹا، کمپیوٹر، الگورتھمز اور مصنوعی ذہانت بھی انسانی اختیار کے دائرے میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس لیے ان ٹیکنالوجیز کا استعمال بھی اخلاقی جواب دہی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

اسلامی تصورِ ذمہ داری کو مصنوعی ذہانت کے تناظر میں تین سطحوں پر سمجھا جا سکتا ہے۔ پہلی سطح فرد کی ہے جو AI استعمال کرتا ہے۔ دوسری ادارہ کی ہے جو AI کو کسی مخصوص مقصد کے لیے نافذ کرتا ہے۔ تیسری سطح تخلیق اور پالیسی کی ہے، جہاں ڈیزائنرز، ماہرین، کمپنیوں اور ریاستی اداروں کے فیصلے AI کے نتائج پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ چنانچہ اگر کسی AI نظام میں تعصب پیدا ہو تو صرف صارف کو ذمہ دار قرار دینا درست نہیں؛ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ ڈیٹا کس نوعیت کا تھا، الگورتھم کس اصول پر تیار کیا گیا، نگرانی کا نظام کیا تھا اور غلط فیصلے کی اصلاح کا کوئی طریقہ موجود تھا یا نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامی تصورِ امانت کو جدید AI governance کے ساتھ مربوط کیا جا سکتا ہے۔ امانت کا تقاضا یہ ہے کہ اختیار کو ذاتی مفاد، ظلم یا دھوکے کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔

کیا مصنوعی ذہانت اخلاقی فاعل بن سکتی ہے؟

مصنوعی ذہانت کے بارے میں ایک اہم فلسفیانہ سوال یہ ہے کہ کیا اسے اخلاقی فاعل قرار دیا جا سکتا ہے؟ اسلامی تصورِ تکلیف کی روشنی میں اس سوال کا جواب احتیاط سے دینا ضروری ہے۔ اسلامی شریعت میں مکلف انسان سے عقل، ارادہ، قصد اور جواب دہی وابستہ ہیں۔ مشین اگرچہ انسانی زبان میں جواب دے سکتی ہے، پیچیدہ معلومات پر کارروائی کر سکتی ہے اور بعض حالات میں انسانی فیصلہ سازی سے بہتر کارکردگی دکھا سکتی ہے، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ شرعی معنی میں مکلف یا اخلاقی ذمہ داری رکھنے والی ہستی بن گئی ہے۔ اس لیے اگر ایک AI نظام غلط فیصلہ پیدا کرتا ہے تو اس غلطی کو اخلاقی ذمہ داری کے آخری مقام پر مشین کی طرف منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ ذمہ داری ان انسانوں اور اداروں تک پہنچے گی جنہوں نے اسے بنایا، استعمال کیا یا اس کے فیصلے کو بغیر مناسب نگرانی کے قبول کیا۔

یہاں ایک اہم فرق سامنے آتا ہے: AI فیصلہ پیدا کر سکتی ہے، لیکن فیصلہ کی اخلاقی ذمہ داری انسان پر باقی رہتی ہے۔ یہی بات جدید AI governance میں "human oversight" کے تصور سے بھی ہم آہنگ ہے۔ UNESCO نے AI کے لیے انسانی نگرانی کو بنیادی اصولوں میں شامل کیا ہے۔

مصنوعی ذہانت میں عدل اور الگورتھمی تعصب

اسلامی اخلاقیات میں عدل بنیادی قدر ہے۔ قرآن مجید کا حکم ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (النحل:90)

"بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

اسی طرح ایک انتہائی اہم اصول یہ ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ (المائدۃ:8)

"کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔"

یہ اصول AI کے الگورتھمی تعصب کے مسئلے پر نہایت اہم روشنی ڈالتا ہے۔ اگر کسی نظام کو ایسا ڈیٹا فراہم کیا جائے جس میں پہلے سے موجود سماجی یا ادارہ جاتی تعصبات شامل ہوں تو AI ان تعصبات کو دہرا یا بعض حالات میں مزید مضبوط کر سکتی ہے۔

لہٰذا اسلامی نقطۂ نظر سے کسی AI نظام کی تکنیکی کامیابی کافی نہیں؛ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اس کے نتائج **عدل** پر مبنی ہیں یا کسی فرد یا گروہ کے ساتھ غیر منصفانہ امتیاز پیدا کرتے ہیں۔ یہاں ایک اہم اصول سامنے آتا ہے کہ **accuracy اور justice ایک ہی چیز نہیں ہیں۔** کوئی نظام تکنیکی طور پر درست پیش گوئی کر سکتا ہے، لیکن اگر اس کا استعمال کسی انسان کے جائز حق کو غیر منصفانہ طور پر متاثر کرتا ہے تو اخلاقی سوال پھر بھی باقی رہتا ہے۔

رازداری، تجسس اور انسانی وقار

AI کے بڑے مسائل میں سے ایک ڈیٹا کا غیر ضروری یا غیر مجاز استعمال ہے۔ جدید AI نظام بڑی مقدار میں معلومات پر کام کرتے ہیں، جس میں بعض اوقات افراد کے بارے میں حساس یا نجی معلومات بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ قرآن مجید واضح حکم دیتا ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا (الحجرات:12)

"اور جاسوسی نہ کرو۔"

اس آیت کا براہِ راست تعلق جدید ڈیجیٹل ڈیٹا سے نہیں، لیکن اس کا اخلاقی اصول انسانی نجی زندگی کے احترام سے متعلق ہے۔ اس لیے AI کے ذریعے کسی شخص کی ذاتی معلومات جمع کرنا، غیر ضروری نگرانی کرنا یا اس کی اجازت کے بغیر معلومات کو استعمال کرنا اسلامی اخلاقی اصولوں کے تحت سنجیدہ سوال پیدا کرتا ہے۔ انسانی وقار بھی اسی بحث کا حصہ ہے۔ قرآن فرماتا ہے :وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ)الإسراء:70(

"اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"

اس اصول کے مطابق انسان کو محض "ڈیٹا" یا "الگورتھمک پروفائل" میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ ٹیکنالوجی انسان کی خدمت کے لیے ہے، انسان کی تحقیر یا غیر ضروری نگرانی کے لیے نہیں۔

UNESCO کی AI ethics framework میں بھی privacy ، data protection اور human dignity کو بنیادی اخلاقی اصولوں میں شامل کیا گیا ہے۔

جھوٹی معلومات، Deepfakes اور تحقیق و تصدیق

مصنوعی ذہانت نے معلومات تیار کرنا آسان بنا دیا ہے، لیکن اس کے ساتھ غلط معلومات کے پھیلاؤ کا خطرہ بھی بڑھ گیا ہے۔ AI کی مدد سے ایسی تصاویر، آوازیں اور ویڈیوز تیار کی جاسکتی ہیں جو بظاہر حقیقی معلوم ہوں، حالانکہ وہ مصنوعی طور پر بنائی گئی ہوں۔ اسلامی اخلاقیات میں خبر کی تحقیق بنیادی اصول ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لیا کرو۔)"الحجرات:6(

یہ اصول ڈیجیٹل دور میں پہلے سے زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ AI سے تیار شدہ مواد کو صرف اس لیے درست نہیں سمجھا جا سکتا کہ وہ خوب صورت، مربوط یا انسانی زبان میں تیار ہوا ہے۔ اسلامی اخلاقی اصول کے مطابق خبر کی صحت کا معیار اس کی ظاہری خوب صورتی نہیں بلکہ اس کی تصدیق ہے۔

یہ اصول علمی تحقیق میں بھی بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ AI کو تحقیق میں معاون بنایا جا سکتا ہے، لیکن محقق پر لازم ہے کہ وہ حوالہ، اقتباس، حدیث، قرآنی آیت، تاریخی واقعہ اور علمی دعوے کی خود تصدیق کرے۔

دینی معلومات اور مصنوعی ذہانت

مصنوعی ذہانت کا ایک حساس ترین میدان مذہبی معلومات کی فراہمی ہے۔ عام صارف AI سے قرآن، حدیث، فقہ، فتویٰ اور اسلامی تاریخ کے بارے میں سوال کر سکتا ہے۔ بظاہر یہ سہولت مفید ہے، لیکن یہاں غلطی کے نتائج عام معلومات کی غلطی سے کہیں زیادہ سنگین ہو سکتے ہیں۔ حالیہ علمی تحقیق میں اسلامی فقہی سوالات کے حوالے

Darwish ،Askarbekuly، Atif سے Large Language Models کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اور Choudhury کی 2025ء کی تحقیق نے مختلف AI ماڈلز کو اسلامی فقہی سوالات، مختلف فقہی مذاہب اور عربی و انگریزی زبانوں میں جانچا۔ تحقیق نے مختلف ماڈلز کی کارکردگی میں نمایاں فرق اور بعض حالات میں غلط جواب نہ دینے کی صلاحیت کی اہمیت کو واضح کیا۔

اس تحقیق سے ایک اہم اصول سامنے آتا ہے: **AI کو دینی رہنمائی کا آخری اور خود مختار مرجع نہیں بنایا جا سکتا۔**

فقہی مسائل میں مذاہب، اصول، سیاق، عرف، حالات اور سوال کرنے والے کی مخصوص صورتِ حال اہم ہوتی ہے۔ اس لیے AI عمومی معلومات فراہم کرنے میں معاون ہو سکتی ہے، مگر فتویٰ یا شرعی فیصلہ انسانی اہلِ علم کی ذمہ داری سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ اسلامی روایت میں علم کی صحت کے لیے استاد، سند، روایت، تحقیق اور تخصص کی اہمیت رہی ہے۔ جدید AI اس علمی روایت کا متبادل نہیں بلکہ معاون ذریعہ بن سکتی ہے۔

مصنوعی ذہانت اور مصلحتِ عامہ

اسلامی قانون میں مصلحت کا تصور نئی ٹیکنالوجی کے جائزے کے لیے ایک اہم اصول فراہم کرتا ہے۔ امام غزالی اور بعد میں امام شاطبی نے مقاصدِ شریعت کے مباحث میں انسانی ضروریات، مصالح اور مفاسد کو نمایاں کیا ہے۔ مقاصدِ شریعت کی معروف تعبیر میں دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کو بنیادی ضروریات میں شمار کیا جاتا ہے۔ جدید AI پر اس اصول کا اطلاق ایک اجتہادی اور معاصر تطبیق ہے، اسے براہِ راست کلاسیکی فقہاء کا AI کے بارے میں قول قرار نہیں دیا جا سکتا۔

AI اگر علاج، تعلیم، تحقیق، معذور افراد کی معاونت، انتظامی سہولت یا معاشی سرگرمیوں میں حقیقی فائدہ پہنچاتی ہے تو اس کے فوائد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر اس کا استعمال انسانی جان، عقل، عزت، مال یا بنیادی حقوق کو نقصان پہنچانے کا سبب بنے تو اس کے اخلاقی اثرات کا جائزہ ضروری ہے۔ اس تناظر میں فقہی اصول:

لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ نہ خود نقصان پہنچایا جائے اور نہ دوسرے کو نقصان پہنچایا جائے۔"

AI ethics کے لیے نہایت اہم رہنما اصول بن سکتا ہے۔

انسانی نگرانی اور ذمہ داری کا اصول

AI کے بڑھتے ہوئے استعمال سے ایک خطرہ یہ ہے کہ انسان اپنے فیصلے مشین کے حوالے کر دے اور پھر نتائج کی ذمہ داری سے خود کو بری سمجھنے لگے۔ اسے **automation bias** کہا جا سکتا ہے، یعنی مشینی نتیجے کو انسانی فیصلہ سے زیادہ معتبر سمجھ لینا۔

اسلامی تصورِ ذمہ داری اس رویے کی حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔ انسان کو عقل استعمال کرنے، تحقیق کرنے اور حق و باطل میں امتیاز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا AI کو فیصلہ سازی میں معاون بنایا جاسکتا ہے، لیکن آخری ذمہ داری وہاں انسان پر باقی رہنی چاہیے جہاں فیصلہ کسی فرد کے بنیادی حق، عزت، تعلیم، ملازمت، صحت یا قانونی حیثیت کو متاثر کرتا ہو۔ یہ اصول عالمی AI ethics میں بھی نمایاں ہے۔ UNESCO AI کے لیے انسانی نگرانی، شفافیت، انصاف اور عدمِ ضرر پر زور دیتا ہے۔

اسلامی اخلاقی تصور اور جدید AI ethics کا تقابلی جائزہ

اسلامی اور جدید عالمی AI ethics کے درمیان کئی بنیادی مقامات پر نمایاں مماثلت پائی جاتی ہے۔ انسانی وقار، انصاف، رازداری، شفافیت، نقصان سے بچاؤ اور انسانی نگرانی ایسے اصول ہیں جنہیں جدید عالمی ادارے بھی اہم سمجھتے ہیں۔ تاہم دونوں کے بنیادی نقطۂ آغاز میں فرق ہے۔ جدید اخلاقی فریم ورک عموماً انسانی حقوق، سماجی بہبود اور قانونی نظم کو بنیاد بناتے ہیں، جبکہ اسلامی اخلاقیات ان اصولوں کو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، انسانی خلافت، امانت، تقویٰ اور آخرت کی جواب دہی کے وسیع تر تصور میں رکھتی ہے۔ اس فرق کی وجہ سے اسلامی اخلاقیات میں کسی عمل کا جائز ہونا صرف اس بات پر منحصر نہیں کہ وہ قانونی ہے یا اکثریت اسے مفید سمجھتی ہے۔ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ وہ عمل شرعی اصولوں، انسانی وقار، عدل اور حقیقی مصلحت کے مطابق ہے یا نہیں۔ یہی پہلو اسلامی AI ethics کو محض "ٹیکنالوجی کے ضابطۂ استعمال" سے آگے لے جاتا ہے اور اسے ایک **اخلاقی و روحانی ذمہ داری** سے جوڑتا ہے۔

اسلامی تصورِ ذمہ داری کی روشنی میں AI کے لیے اخلاقی فریم ورک

مندرجہ بالا بحث کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کے اسلامی اخلاقی استعمال کے لیے چند بنیادی اصول اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

پہلا اصول **مشروعیت** ہے۔ AI کا استعمال اس مقصد کے لیے ہونا چاہیے جو فی نفسہٖ جائز ہو اور شریعت کے بنیادی مقاصد سے متصادم نہ ہو۔

دوسرا اصول **امانت** ہے۔ AI کے ذریعے حاصل شدہ معلومات، ڈیٹا اور اختیارات کو ذاتی یا ادارہ جاتی مفاد کے لیے خیانت کے ساتھ استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔

تیسرا اصول **عدل** ہے۔ AI کے نتائج کسی فرد یا گروہ کے ساتھ غیر منصفانہ امتیاز کا سبب نہ بنیں اور الگورتھمی تعصب کی باقاعدہ جانچ کی جائے۔

چوتھا اصول **عدمِ ضرر** ہے۔ AI کے استعمال سے پیدا ہونے والے ممکنہ نقصانات کا اندازہ پہلے سے لگایا جائے اور نقصان کی صورت میں اصلاح اور ازالے کا طریقہ موجود ہو۔

پانچواں اصول **تحقیق و تصدیق** ہے۔ AI سے حاصل ہونے والی معلومات کو بالخصوص دینی، قانونی، طبی اور علمی معاملات میں بغیر تصدیق کے حتمی نہ سمجھا جائے۔

چھٹا اصول **انسانی نگرانی** ہے۔ اہم فیصلوں میں انسان کو مکمل طور پر فیصلہ سازی سے خارج نہ کیا جائے۔

ساتواں اصول **انسانی وقار اور رازداری** ہے۔ انسان کو محض ڈیٹا یا مشینی پروفائل تک محدود نہ کیا جائے اور اس کی نجی معلومات کا احترام کیا جائے۔

آٹھواں اصول **جوابدہی** ہے۔ AI کے غلط استعمال یا نقصان دہ نتائج کی صورت میں ذمہ دار فرد یا ادارے کی نشاندہی اور احتساب کا مؤثر نظام موجود ہو۔

یہ اصول محض نظری نوعیت کے نہیں بلکہ AI کی تعلیم، تحقیق، کاروبار، حکومت، عدلیہ، صحت، میڈیا اور دینی خدمات میں عملی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔

موجودہ اسلامی علمی منظرنامہ

مصنوعی ذہانت کے بارے میں اسلامی علمی گفتگو اب محض نظری سطح تک محدود نہیں رہی۔ International Islamic Fiqh Academy نے 2025ء میں **"Artificial Intelligence: Its Rulings, Guidelines, and Ethics"** کے عنوان سے باقاعدہ قرارداد منظور کی، جس میں مصنوعی ذہانت کو جدید ایسی ٹیکنالوجی کے طور پر زیرِ بحث لایا گیا جو انسانی ذہانت کی بعض صلاحیتوں کی نقالی کرتی ہے۔ یہ امر اس بات کی علامت ہے کہ AI اب اسلامی فقہی و اخلاقی بحث کا باقاعدہ موضوع بن چکی ہے۔ اسی طرح 2025ء میں Philosophy & Technology میں شائع ہونے والی ایک علمی تحقیق نے اسلامی ethics، امانت اور trusteeship کے تناظر میں AI کے اخلاقی مسائل کا جائزہ لیا۔

ان معاصر مطالعات کی روشنی میں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ اسلامی AI ethics ابھی ایک ارتقائی علمی میدان ہے۔ اس لیے قرآن و سنت کے بنیادی اصولوں کو جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ مربوط کرتے وقت علمی احتیاط، فقہی اصول اور بین العلومی تحقیق ضروری ہے۔

خلاصہ تحقیق

مصنوعی ذہانت نے انسانی زندگی میں فیصلہ سازی کی نوعیت کو تبدیل کر دیا ہے، لیکن اس تبدیلی نے اخلاقی ذمہ داری کو ختم نہیں کیا بلکہ اسے زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ AI معلومات کو منظم کر سکتی ہے، امکانات کا اندازہ لگا سکتی ہے اور بعض فیصلوں میں انسان کی مدد کر سکتی ہے، لیکن اس کے پیچھے موجود انسانی ارادے، مقاصد، ڈیٹا، ڈیزائن اور

استعمال اخلاقی طور پر فیصلہ کن حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلامی تصورِ ذمہ داری کی روشنی میں مصنوعی ذہانت کو ایک مستقل مکلف اخلاقی فاعل تصور کرنا درست نہیں؛ موجودہ اسلامی فریم ورک میں اصل اخلاقی ذمہ داری انسان اور انسانی اداروں پر عائد ہوتی ہے۔ چنانچہ AI کی اخلاقی حیثیت اس کے وجود سے زیادہ اس کے مقصد، استعمال، طریقۂ کار اور نتائج سے متعین ہوگی۔

قرآن کے امانت، عدل، تحقیق، انسانی وقار اور جواب دہی کے اصول مصنوعی ذہانت کے لیے ایک مضبوط اخلاقی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اسلام ٹیکنالوجی کی ترقی کی مخالفت نہیں کرتا، لیکن ترقی کو اخلاقی حدود سے آزاد بھی نہیں چھوڑتا۔ اصل مطلوب ایسی ٹیکنالوجی ہے جو انسان کی خدمت کرے، ظلم اور نقصان میں اضافہ نہ کرے، انسانی وقار کو محفوظ رکھے اور اجتماعی مصلحت کے تابع ہو۔

یوں اسلامی تصورِ ذمہ داری کا بنیادی پیغام یہ ہے کہ مشین جتنی زیادہ طاقتور ہوتی جائے، انسان کی اخلاقی ذمہ داری اتنی ہی زیادہ اہم ہوتی جاتی ہے۔

نتائج

1. مصنوعی ذہانت کو موجودہ اسلامی تصورِ تکلیف کی روشنی میں خود مختار اخلاقی مکلف قرار نہیں دیا جا سکتا؛ بنیادی ذمہ داری انسان اور انسانی اداروں پر باقی رہتی ہے۔
2. AI کے ذریعے پیدا ہونے والے فیصلوں کی اخلاقی حیثیت صرف تکنیکی accuracy سے متعین نہیں ہوتی بلکہ عدل، ضرر، انسانی وقار اور نتائج بھی اہم ہیں۔
3. قرآن مجید کے امانت، خلافت، عدل، تحقیق، رازداری اور جواب دہی کے اصول AI ethics کے لیے مضبوط اصولی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔
4. الگورتھمی تعصب اسلامی تصورِ عدل سے متصادم ہو سکتا ہے، اس لیے AI systems کی fairness اور bias کی باقاعدہ جانچ ضروری ہے۔
5. ذاتی اور حساس معلومات کا غیر ضروری حصول یا استعمال اسلامی اخلاقی اصولِ رازداری اور عدمِ تجسس کے تناظر میں قابلِ تشویش ہے۔
6. AI سے تیار شدہ معلومات، تصاویر، ویڈیوز اور دینی مواد کو بلا تحقیق قبول کرنا اسلامی اصولِ تبیّن کے خلاف نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

7. دینی سوالات کے جواب میں AI کو معاون ذریعہ استعمال کیا جا سکتا ہے، لیکن اسے مستند انسانی اہلِ علم اور فقہی تخصص کا مکمل متبادل نہیں بنایا جا سکتا۔

8. اسلامی اخلاقیات اور جدید عالمی AI ethics میں انسانی وقار، انصاف، رازداری، عدمِ ضرر اور انسانی نگرانی جیسے کئی مشترک اصول موجود ہیں۔

9. اسلامی AI ethics کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اخلاقی ذمہ داری کو صرف قانونی یا سماجی جوابدہی تک محدود نہیں کرتی بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے آخرت کی جوابدہی سے بھی مربوط کرتی ہے۔

10. AI کی ترقی کو روکنے کے بجائے اسے اخلاقی، قانونی، انسانی اور شرعی حدود کے اندر منظم کرنا زیادہ مناسب اسلامی طرزِ عمل ہے۔

سفارشات

1. مسلم ممالک میں AI کے استعمال کے لیے ایسے اخلاقی رہنما اصول وضع کیے جائیں جو اسلامی اقدار، مقاصدِ شریعت اور جدید AI governance کو باہم مربوط کریں۔

2. اسلامی جامعات میں **Islamic AI Ethics** کو بین العلومی موضوع کے طور پر متعارف کرایا جائے اور علومِ اسلامیہ، کمپیوٹر سائنس، قانون اور اخلاقیات کے ماہرین کو مشترکہ تحقیق کی طرف لایا جائے۔

3. دینی AI tools تیار کرتے وقت مستند قرآن، حدیث، فقہ، تفاسیر اور معتبر علمی مصادر کا تصدیق شدہ corpus استعمال کیا جائے۔

4. AI سے حاصل ہونے والے دینی جوابات میں ماخذ، فقہی مکتبِ فکر اور علمی درجۂ اعتماد واضح کرنے کے طریقے وضع کیے جائیں۔

5. تعلیمی اداروں میں طلبہ کو AI literacy کے ساتھ **ethical and religious literacy** بھی فراہم کی جائے تاکہ وہ AI-generated information کو تحقیق اور تنقید کے ساتھ استعمال کریں۔

6. ملازمت، تعلیم، صحت اور دیگر حساس شعبوں میں ایسے AI فیصلوں پر لازماً انسانی نگرانی رکھی جائے جو کسی فرد کے بنیادی حقوق یا مستقبل پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

7. AI systems میں موجود bias، privacy risks اور harmful outputs کی مستقل ethical audit کی جائے۔

8. Deepfakes اور AI-generated misinformation کے خلاف تحقیق، آگاہی اور قانونی و اخلاقی اقدامات کیے جائیں۔

9. AI کے استعمال میں "فائدہ" کو محض مالی یا تکنیکی کارکردگی تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ انسانی وقار، اجتماعی مصلحت اور عدمِ ضرر کو بھی معیار بنایا جائے۔

10. اسلامی فقہ کی علمی روایت میں **نوازلِ مصنوعی ذہانت** پر مستقل تحقیقی کام کیا جائے تاکہ بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی کے لیے اصولی اور قابلِ عمل رہنمائی پیدا کی جا سکے۔

حواشی

1. القرآن الكريم، البقرة:30؛ الأحزاب:72۔
2. القرآن الكريم، الصافات:24۔
3. البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع الصحيح، كتاب بدء الوحي، حديث 1؛ مسلم بن الحجاج، الصحيح، حديث 1907۔
4. القرآن الكريم، النحل:90؛ المائدة:8۔
5. القرآن الكريم، الحجرات:6، 12۔
6. القرآن الكريم، الإسراء:70۔
7. الغزالي، أبو حامد، المستصفى من علم الأصول۔
8. الشاطبي، إبراهيم بن موسى، الموافقات۔
9. القاعدة الفقهية: **لا ضرر ولا ضرار**؛ انظر: ابن ماجه، السنن، كتاب الأحكام، حديث 2340؛ النووي، الأربعون النووية، الحديث 32۔
10. UNESCO, Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence, adopted 23 November 2021. UNESCO کے مطابق اس فریم ورک میں انسانی وقار، انسانی حقوق، انصاف، شفافیت، رازداری، عدمِ ضرر اور انسانی نگرانی بنیادی اصولوں میں شامل ہیں۔
11. International Islamic Fiqh Academy, Resolution No. 258 (3/26), Artificial Intelligence: Its Rulings, Guidelines, and Ethics, adopted at the Academy's 26th session, Doha, 4–8 May 2025.
12. Farah Atif, Nursultan Askarbekuly, Kareem Darwish, and Monojit Choudhury, "Sacred or Synthetic? Evaluating LLM Reliability and Abstention for Religious Questions," Proceedings of the AAAI/ACM Conference on AI, Ethics, and Society 8, no. 1 (2025): 217–226.
13. Fatima Ali et al., "Islamic Ethics and AI: An Evaluation of Existing Approaches to AI using Trusteeship Ethics," Philosophy & Technology 38 (2025), article 120.

بنیادی اسلامی مصادر

- القرآن الكريم۔
- البخاري، محمد بن إسماعيل . الجامع الصحيح۔
- مسلم بن الحجاج . الصحيح۔
- ابن ماجه، محمد بن يزيد . السنن۔
- الغزالي، أبو حامد محمد . المستصفى من علم الأصول۔
- الشاطبي، إبراهيم بن موسى . الموافقات۔
- النووي، يحيى بن شرف . شرح صحيح مسلم۔
- ابن حجر العسقلاني، أحمد بن علي . فتح الباري شرح صحيح البخاري۔

جدید و معاصر مصادر

- Ali, Fatima, Karim Bouzoubaa, Frank Gelli, Boumediene Hamzi, et al. “Islamic Ethics and AI: An Evaluation of Existing Approaches to AI using Trusteeship Ethics.” Philosophy & Technology 38 (2025): Article 120.
- Atif, Farah, Nursultan Askarbekuly, Kareem Darwish, and Monojit Choudhury. “Sacred or Synthetic? Evaluating LLM Reliability and Abstention for Religious Questions.” Proceedings of the AAAI/ACM Conference on AI, Ethics, and Society 8, no. 1 (2025): 217–226.
- International Islamic Fiqh Academy. “Resolution No. 258 (3/26): Artificial Intelligence: Its Rulings, Guidelines, and Ethics.” 2025.
- UNESCO. Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence. Paris: UNESCO, 2021/2022.
- UNESCO. “Recommendation on the Ethics of Artificial Intelligence.” UNESCO, updated 2024.
- IEEE. “Artificial Intelligence and Islamic Ethical Guidelines: A Systematic Review.” 2025. DOI: 10.1109/CITSM67730.2025.11291209.